جلد ۷ | جامعہ نگر دہلی۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق شوال المکرم ۱۳۶۰ھ | نمبر ۳

حالات جامعہ

انجمن اتحاد طلبائے کالج کی انجمن اتحاد کے انتخابات ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو عمل میں آئے جب ذیل حضرات جدید کابینہ میں منتخب ہوئے۔

نائب صدر — آزاد رسول صاحب

ناظم — شمس الرحمٰن صاحب

مہتمم کتب خانہ — عبدالرؤف صاحب

ارکین — محمد بن عبدالقیوم صاحب، عطا محمد صاحب، محمد اسحٰق صاحب، ظفر علی منصوری صاحب، عبدالوحید صاحب

بزم ادب طلبائے مدرسۂ ثانوی کی بزم ادب کے انتخابات تو گذشتہ مہینے میں ہو چکے تھے۔ اس مہینے میں مسند نشینی کی رسم ادا کی گئی جلسۂ مسند نشینی کے صدر جناب حافظ فیاض احمد صاحب مجلس جامعہ تھے۔ جلسہ نہایت خوش سلیقگی کے ساتھ ترتیب دیا گیا تھا۔ سابق صدر محمد عبدالقیوم صاحب۔ نے اپنے زمانۂ صدارت کی مفصل رپورٹ سنائی۔ اور حسابات پیش کئے جو منظور ہوئے اس کے بعد نئے کابینہ کے عہدہ داروں اور ارکان پر گل ریزی اور گل پوشی کی رسم ادا کی گئی۔ نئے نائب صدر سید حسن صاحب نے اپنا مختصر مگر جامع خطبۂ صدارت سنایا۔ آخر میں صدر جلسہ کی نصیحت آمیز ارشادات اور مستقل صدر بزم جناب سعد انصاری صاحب کی لطف انگیز تقریر کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد دعوت عشاء کا انتظام بھی بزم کی طرف سے تھا جو سادگی اور خوش اسلوبی سے کیا گیا تھا۔

ماہ صیام کی مصروفیات ماہ مبارک میں جامعہ کے تمام اقامت گاہوں کے لئے دو جگہ تراویح کا انتظام کیا گیا تھا۔ مدرسہ ابتدائی میں جامعہ کے قاری نیاز احمد صاحب نے اور مدرسۂ ثانوی میں مدرسہ ثانوی کے طالب علم میاں حافظ رضی الدین صاحب نے سنایا۔ خدا کے فضل سے دونوں جگہ قرآن مجید بخیر و خوبی پورا ہوا۔ ختم قرآن کے دن دونوں مدرسوں میں تراویح کے بعد جلسے ہوئے اور حضرت مولانا عبیداللہ صاحب مدظلہ نے قرآن کی حفاظت اور تلاوت پر بچوں کی فہم اور ادراک کے مطابق تقریر فرمائی اور انھیں قرآن شوق سے سننے اور پڑھنے پر شاباش دی۔ حافظ صاحبان کو اپنے دست مبارک سے قرآن مجید کا ایک ایک نسخہ دیا۔ آخر میں حضرت مولانا نے اہل جامعہ اور بچوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

حاضرین کو لفافوں میں تبرک تقسیم کیا گیا۔ تبرک

کی نفاست اور حلاوت لوگوں کو بہت پسند آئی ۔

گاؤں کی مسجد میں جامعہ کے کارکن جناب حافظ رشید احمد صاحب پانی پتی نے پورا قرآن مجید تراویح میں سنایا۔ یہاں بھی قرب وجوار کے اہل جامعہ اور

چرچے ہلکے پڑ جاتے ہیں افطار و سحری کے انتظامات کی دوا دوش شروع ہو جاتی ہے۔ استاد اپنے درس میں اتالیق اپنی اقامت گاہوں میں، امام اپنے خطبوں میں، طلبہ اپنی نجی صحبتوں میں، ملازمین اپنے ساتھیوں میں رمضان ہی کے ذکر اذکار میں سرگرم اور

گرانقدر عطیہ

جناب شیخ الجامعہ اور جامعہ کے دوسرے کارکنوں نے قوم کے اہل خیر سے اپیل کی تھی جامعہ کے غیر مستطیع طلبہ کے لئے مد زکوٰۃ میں حسب توفیق اعانت کریں تاکہ جامعہ ہونہار نوجوانوں کی صحیح تربیت کا انتظام بخوبی کر سکے۔ خدا کا شکر ہے کہ اہل خیر نے ہماری اپیل کو گوش توجہ سنا اور زکوٰۃ کے سلسلہ میں ہمارے معاونین کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جیسے جیسے قوم کی توجہ ہماری طرف اس سلسلہ میں مبذول ہو رہی ہے ویسے ویسے ہمارے کاموں میں سہولت اور بہتری پیدا ہو رہی ہے۔

جامعہ کے ہمدردوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ ہماری قوم کے ایک مخلص بزرگ جناب سیٹھ مظہر الحسین صاحب بیاور نے جامعہ کو مبلغ پانچ سو۵ روپیہ بد زکوٰۃ عنایت فرمائے ہیں۔ خدا انھیں جزائے خیر دے، اوروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گاؤں والوں نے ذوق شوق سے مہینے بھر قرآن شریف سنا۔ خدا انھیں جزائے خیر دے۔

جامعہ میں رمضان المبارک کے مہینے میں خاص طور پر چہل پہل رہتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس چھوٹی سی آبادی میں اس مہینے کے آتے ہی ایک انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔ ورزش بند کر دی جاتی ہے۔ کھیل کود کے

[illegible] نظر آتے ہیں۔ کہیں مذہب پر بحثیں جاری ہیں تو کہیں مسائل کی چھان بین ہو رہی ہے۔ کہیں اسوۂ مبارک پر گفتگو ہو رہی ہے تو کہیں کلام الٰہی اور رجال الٰہی پر بات چیت۔ غرض اس وقت ایک رنگ ہی نیا ہوتا۔ ظاہر ہے کہ ایسے ماحول میں ملازمین کی انجمن پر بھی اثر پڑنا لازمی تھا۔ انھوں نے بھی آخری روزے کی شب میں یوم قرآن کا جلسہ اور جشن منایا۔ اس جلسے میں

کبھی ان کی یاد میں نظمیں لکھتے ہیں۔ کبھی مضمون آج کل بڑے لوگوں کی ولادت یا پیدائش

لگا۔ حالی مرحوم کے ان احسانات کا بدلہ اسی طرح دیا جا سکتا ہے کہ ہم ان کے اس مقصد کو کامیاب بنائیں جس کے لئے انہوں

بے طلب عطیہ

گذشتہ ۱۰ فروری کی بات ہے۔ جامعہ نگر کے سامنے سڑک پر ایک موٹر آکر رکی۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہ تھی اس لئے کسی نے توجہ نہ کی۔ موٹر میں سے چار پانچ سیلانی اترے اور ایک طرف سے جامعہ کی عمارات کو شوق سے دیکھنا شروع کیا۔ اس شوق کو دیکھ کر جامعہ کے ایک بزرگ نے اخلاقاً ان کی رہنمائی اپنے ذمہ لی اور مدرسے کی تمام چیزیں دکھائیں اور آخر میں موٹر تک رخصت کرنے سڑک تک گئے۔ سیلانیوں میں سے ایک صاحب نے فرمایا: ہم آج یوں ہی سیر کے لئے نکل آئے تھے یہ میرا کارڈ رکھئے کل اس پتے پر کسی کو دلی بھیج دیجئے گا۔ ارشاد کی تعمیل میں ایک صاحب ان کے دولت خانے پر گئے انہوں نے ایک سو ایک کے نوٹ حوالے کئے اور فرمایا یہ میری طرف سے جامعہ کو دے دیجئے گا۔

یہ سیلانی جناب لاڈلی پرشاد صاحب رئیس چاندنی چوک دہلی تھے۔ جس خلوص اور مرتبہ کا یہ عطیہ ہے اسی مرتبہ کا شکریہ بھی ہونا چاہیئے اس لئے اس موقع پر کچھ نہ کہنا ہی اصلی شکریہ ہے۔

کا دن منانا بھی ایک محمود طریقہ ہو گیا ہے حالی مرحوم ایسے ہی لوگوں میں سے تھے۔ ہمیں ان سے عقیدت ہے اور ہر ممکن طریق سے ہم اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اس لئے ہماری بزم ادب مدرسہ ثانوی نے طے کیا ہے کہ ۲۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو ہم اس عظیم الشان ہستی کی یادگار منا رہے ہیں جس نے سوتی ہوئی قوم کو بیدار کر دیا اور تھکے ہوئے قافلہ کو منزل کی طرف اس طرح دعوت دی کہ وہ اس کے لئے بے تاب ہو کر بے اختیار دوڑ

نے اپنی ساری زندگی وقف کر دی۔ یوم حالی کے سلسلے میں مدرسہ ثانوی کے طلبہ کئی ہفتوں سے کتابوں کا مطالعہ اور مضمون نگاری و بیت بازی کی مشق کر رہے ہیں طلبہ کی ایک جماعت نے اسی سلسلے میں پانی پت کا سفر بھی کیا ہے جہاں پر چند بزرگوں سے بیش بہا معلومات حاصل ہوئیں انشاء اللہ طلبہ کے بعد اس تقریب کی اور پانی پت کے سفر کی مفصل روداد شائع کی جائے گی۔

توسیعی خطبہ گذشتہ ماہ جناب ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب استاد جا

نے ہندوستانی تمدن پر جامعہ کے توسیعی خطبوں کے سلسلے میں ایک مقالہ پڑھا۔ یہ مقالہ دراصل ڈاکٹر صاحب کی ایک زیرِ تصنیف کتاب کا مقدمہ تھا۔ مولانا حافظ محمد اسلم صاحب نے (

اسکول کے طلبہ بھی مسائل کو اچھی طرح سمجھ سکے اور جلسہ کامیاب رہا۔ یہ جلسہ انجمن اتحاد جامعہ کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا تھا۔

طلبائے قدیم جامعہ کا جلسہ تاریخ و وقت مقررہ پر

قابلِ تحسین مثال

پروفیسر ڈاکٹر جعفر حسن صاحب حیدرآباد دکن کی والدہ محترمہ بیگم امیر حسن صاحب سگھڑاپے اور حسنِ اخلاق میں پرانے بزرگوں کی یادگار ہیں۔

پچھلے دنوں موصوفہ کی صاحبزادی کی شادی تھی۔ جس میں جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب قبلہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب بعض مجبوریوں کی وجہ سے سفر نہ کر سکے اور اس تقریب میں ان کی شرکت نہ ہو سکی۔

اب موصوفہ نے شادی کے اخراجات میں کاٹ کسر کرکے دو سو روپے جامعہ کو بھیجے ہیں۔ یہ عطیہ جہاں ہماری مادی ضرورتوں کے لئے ایک بیش قیمت مدد ہے اس سے بہت زیادہ ہماری حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔

اہلِ جامعہ بہ خلوصِ دل شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ خدائے تعالیٰ یہ رشتہ مبارک اور سازگار کرے۔ آمین۔

جلسہ کی صدارت فرمائی تقریر کے بعد دیر تک رفعِ شکوک کا سلسلہ جاری رہا۔ ڈاکٹر صاحب نے حاضرین کے تمام سوالات کے جوابات نہایت تفصیل سے دئے اور لوگ جلسے سے مطمئن اٹھے۔

ماہِ رواں میں پٹنہ یونیورسٹی کے استاد پروفیسر گیان چند صاحب حسنِ اتفاق سے دلی تشریف لائے تھے جناب شیخ الجامعہ صاحب کی استدعا پر موصوف نے جامعہ میں مالیاتِ جنگ پر ہندوستانی میں تقریر فرمائی۔ تقریر چونکہ ہندوستانی میں تھی اور فنی اصطلاحات زیادہ استعمال نہیں ہوئے تھے اس لئے

عمارت طلبائے قدیم میں منعقد ہوا۔ جناب ڈاکٹر سید عبدالحمید صاحب زبیری نے جلسے کی صدارت فرمائی۔ جناب شیخ شفیق الرحمن صاحب قدوائی سابق ناظم طلبائے قدیم نے انجمن کی رپورٹ اور حساب کتاب پیش کئے جو منظور ہوئے آئندہ سال کے انتخابات عمل میں آئے اور متعدد ضروری مفید تجاویز منظور ہوئیں آخر میں سابق نظامت کے کاموں کو سراہا گیا اور ان کے شکریہ کی تجویز منظور ہوئی آئندہ سال کے لئے جناب عبدالواحد صاحب سندھی ناظم منتخب ہوئے۔

اہل سندھ کی فراخ دلی

جامعہ میں سابق امیر جامعہ ڈاکٹر انصاری مرحوم کی یادگار میں ایک اسپتال بنانے کی تجویز ہے۔ اس سلسلے میں پچھلے مہینے جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ اور جناب پروفیسر خواجہ عبدالحی صاحب پر مشتمل ایک وفد نے سندھ کے بعض مقامات کا دورہ کیا۔ اگرچہ چند ماہ قبل ہمارے دو مہتمموں کا اس صوبے میں مفصل دورہ ہو چکا تھا اور جنگ کی وجہ سے جو مشکلات اور الجھنیں ہر جگہ ہیں وہ وہاں بھی موجود تھیں تاہم اہل سندھ نے اس فنڈ میں نہایت فراخ دلی کے ساتھ حصہ لیا۔ جناب خان بہادر اللہ بخش صاحب وزیر اعظم اور جناب ڈاکٹر اے سعید صاحب اپنا سالانہ مقررہ چندہ دے چکے تھے پھر بھی اس فنڈ میں اول الذکر بزرگ نے ۵۰۰ عنایت فرمائے اور ڈاکٹر سعید صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ نے ۵۰۰۔ جناب میر علی احمد خاں صاحب ٹالپور ٹنڈو میر محمود نے مبلغ ۵۰۰ سردست عنایت فرمائے ہیں اور ایک مکمل کمرے کے پورے اخراجات جس میں مصارف تعمیر اور فرنیچر وغیرہ سب کچھ شامل ہوں گے عنایت فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور حضرات نے بھی نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ گرانقدر چندے عنایت فرمائے ہیں جن کے اسمائے گرامی بھی کچھ اس صفحے پر اور کچھ دوسرے صفحوں پر درج ہیں۔ ہم ان تمام صاحبوں کے بہت زیادہ شکرگزار ہیں ان صاحبوں نے نہ صرف چندہ عنایت فرمایا بلکہ ان کے اثر اور توجہ سے ہمارے وفد کے کاموں میں بڑی مدد ملی۔

جناب پیر الٰہی بخش صاحب جامعی وزیر تعلیمات سندھ، جامعہ کے قدیم طالب علم ہیں ان کا دولت کدہ تو جامعہ کے ہر شخص کے لئے کھلا رہتا ہے ان کی یگانگت اور میزبانی ہمارے شکریہ سے بالاتر ہے۔ جناب حاجی اسرار محمد خاں صاحب پولیس انسپکٹر جس ہمدردی اور مہربانی سے وفد کے ساتھ ساتھ رہے اور لوگوں سے چندہ کیا اس کے ہم بیحد ممنون ہیں۔ بے شبہ ہمارے وفد کے کاموں میں ان کی سرگرمی اور مہربانی کا کافی حصہ ہے۔ خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے

ہم جناب آئی وائی سلیمان صاحب ہیڈ ماسٹر سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی جناب الانا صاحب وائس پریسیڈنٹ وائی ایم ایم اے (ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن) مقبول الحق صاحب جامعی اور جناب شیخ محمد فقیر صاحب کے بھی بہ دل سپاس گزار ہیں کہ ان حضرات نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے ہمارے وفد کے کاموں میں مدد دی۔

ہمارے ان بزرگوں کی فہرست بہت طویل ہے جن کی توجہ اور عنایت سے ہمارے وفد کو قابل قدر مدد ملی۔ یہ چند اسمائے گرامی ہم نے بہ سبیل تذکرہ عرض کر دیئے ہیں، ہمدرد جامعہ کے اس مختصر رسالے میں اتنی گنجائش نہیں کہ تمام بہ نام ہم اپنے شکر و سپاس کا اظہار کریں۔

خدائے تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

نے کئی ایک نظمیں ترنم کے ساتھ مل کر پڑھیں اور آصفہ بانو ایک چھوٹی بچی نے عربی کا قومی ترانہ پڑھا جو آں حضرت کے مدینے کے داخلے

تھا۔ اس کے بعد حفیظ جالندھری کا سلام۔ پھر حالی کی دعا "اے خاصۂ خاصانِ رسل وقت دعا ہے"۔ پڑھی گئی، سلام جیسا کہ قاعدہ ہے کئی بہنوں نے مل کر

عطیات

جناب حکیم عبدالحمید صاحب (ہمدرد دواخانہ دہلی) جامعہ کے قدیم کرم فرماؤں میں سے ہیں آپ جامعہ کے باقاعدہ ہمدرد ہیں اور ماہانہ مقررہ چندہ برابر عنایت فرماتے رہتے ہیں، اس سال جناب شیخ الجامعہ اور جناب ڈاکٹر سعید صاحب کی درخواست پر موصوف نے [illegible] مزید بطور عطیہ عنایت فرمائے اہل جامعہ آپ کے اس جود و کرم کے بے حد ممنون ہیں

گذشتہ مہینے [illegible] کا ایک چیک جناب ایم بشیر صاحب رنگون والے خود جامعہ تشریف لاکر دے گئے آپ کا رنگون میں خیاطی کا بڑا کاروبار تھا۔ موجودہ جنگ کی پریشانیوں کی وجہ سے آپ تمام کاروبار چھوڑ کر برما سے ہندوستان تشریف لے آئے۔ آپ کو قومی کاموں سے بہت دلچسپی ہے برما سے بہ خیر و عافیت واپسی کے شکرانے اور خوشی میں آپ نے جامعہ کو یہ [illegible] عنایت فرمائے ہیں۔ جن لوگوں کو خدا عمل خیر کی توفیق دیتا ہے، وہ غم، خوشی، پریشانی ہر حالت میں کسی نہ کسی حیلے خدمت قوم کی صورتیں نکال لیتے ہیں خدائے تعالیٰ موصوف کو اطمینان قلب اور جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے کاموں میں برکت عنایت کرے۔

کے موقعہ پر انصار بچیوں نے پڑھا تھا۔ اور عمدہ عمدہ نظمیں پڑھی گئیں اور ترتیب یہ تھی کہ ایک مضمون ایک نظم اور سب سے آخر میں پیدائش پر مضمون

پڑھا اور دعا بھی مل کر پڑھی گئی۔ کوئی ۲½ تین گھنٹے تک یہ مبارک محفل رہی اس کے بعد شیرینی تقسیم ہوئی اور سب بہنیں دوہری خوشی لے کر رخصت ہوئیں۔ (ایک خاتون)